۲ خُلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

اِدارہ

پہلی بات : اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی اور اسلام عرب سے نکل کر دور دراز ملکوں میں پھیل رہا تھا۔ حضورؐ کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد، اسلامی حکومت کو ان تمام علاقوں میں سنبھالے رکھنا ضروری تھا۔ اس مقصد کے تحت جو نظام قائم کیا گیا، اسے 'خلافت' کہتے ہیں۔ اسلامی حکومت کے سربراہ کو 'خلیفہ' کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے خلیفہ تھے۔ ان کے بعد یہ ذمے داری یکے بعد دیگرے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے سنبھالی۔ ان چاروں کو 'خلفائے راشدین' کہا جاتا ہے۔ ذیل کے مضمون میں ان کی زندگی اور کارناموں کے متعلق مختصر معلومات دی ہوئی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ تھا لیکن وہ ابوبکر کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ ۵۷۱ء میں مکے میں پیدا ہوئے۔ حضورؐ نے جب ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انھوں نے اسے فوراً قبول کرلیا۔ سفر اور حضر میں وہ حضورؐ کے ساتھ رہتے۔ حضورؐ نے مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ ہی کو اپنے سفر کا ساتھی بنایا تھا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ نے ہر ایک سے اپنی حیثیت کے مطابق مال و زر اللہ کی راہ میں دینے کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس مال و دولت کی کثرت تھی۔ میں نے آدھا مال راہِ خدا میں دے دیا اور سمجھا کہ اس مرتبہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بازی لے جاؤں گا۔ حضورؐ نے مجھ سے پوچھا، "تم نے بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟" میں نے جواب دیا، "آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔" اور جب اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا، "گھر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔"

خلیفہ بننے کے بعد بھی حضرت ابوبکرؓ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ وہ معمولی کپڑے پہنتے اور معمولی کھانا کھاتے تھے۔ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ وہ محتاجوں کی ضرورت اس طرح پوری کرتے کہ دوسروں کو خبر نہ ہوتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام عمر اور لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ کا شمار عرب کے سرداروں میں ہوتا تھا۔ وہ بہادری اور شجاعت میں مشہور تھے۔ ایمان لانے سے پہلے وہ اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر دشمن تھے، ایمان لانے کے بعد آپؐ کے اتنے ہی جاں نثار بن گئے۔ انھوں نے اسلام کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی۔

خلافت کے زمانے میں حضرت عمرؓ راتوں کو گشت کرکے لوگوں کا حال چال معلوم کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تاجروں کا ایک قافلہ مسجدِ نبوی کے باہر آ کر رُکا۔ رات کو امیر المومنین نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو ساتھ لیا اور کہا، "آؤ! آج رات ان

تاجروں کے مال کی حفاظت کے لیے پہرہ دیں۔" چنانچہ دونوں نے رات بھر مال کی حفاظت کی۔ وہ چاہتے تو اپنے دیگر ساتھیوں کو حکم دے سکتے تھے مگر انھوں نے ایسا نہ کر کے ایک مثال قائم کر دی۔

حضرت عمرؓ کی زندگی بے انتہا سادہ تھی۔ وہ معمولی لباس پہنتے اور سادہ غذا استعمال کرتے تھے۔ وہ پرہیز گاری، سچائی اور حق پرستی کے پیکر تھے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت عدل و انصاف کے لیے مشہور ہے۔ وہ اسلامی اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خاندان مکّے کا ایک ممتاز اور بااختیار خاندان تھا۔ ایمان لاتے ہی حضرت محمد ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت رقیہؓ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو دوسری صاحب زادی حضرت اُمّ کلثومؓ سے ان کا نکاح کردیا اسی لیے حضرت عثمانؓ کو 'ذوالنّورین' کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ نہایت باحیا، صبر کرنے والے، نرم دل اور سخی تھے۔ اپنی سخاوت کی وجہ سے وہ 'غنی' کہلائے۔ وہ صفائی پسند تھے، روزانہ غسل کرتے، صاف ستھرے کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنا ان کا شعار بن گیا تھا۔

حضرت عثمانؓ ہر موقع پر اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے رہے۔ جب رسولؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہاں میٹھے پانی کی سخت کمی تھی۔ ایک ہی کنواں تھا جو ایک یہودی کے قبضے میں تھا۔ جب اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو راہِ خدا میں وقف کرے گا، اسے جنت ملے گی تو حضرت عثمانؓ نے یہودی سے کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے زمانے میں قرآن لکھوا کر مسجدوں میں رکھوایا۔ اس کی نقلیں تیار کر کے اسلامی ملکوں میں بھجوائیں تاکہ مسلمان آنحضرتؐ سے ثابت شدہ قرأت کے مطابق قرآن کی تلاوت کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ، حیدر اور مرتضیٰ کے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ وہ حضرت محمد ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا تھا۔ وہ نو سال کی عمر میں ایمان لائے۔ وہ اعلیٰ درجے کے خطیب اور شاعر تھے۔ علم و فضل اور شجاعت و دلیری میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ حضرت علیؓ نہایت سخی تھے۔ کوئی سائل ان کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا۔ وہ خود بھوکے رہ جاتے لیکن کسی بھوکے کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ حضرت علیؓ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ خلیفہ بننے کے بعد جب کوئی چیز خریدنی ہوتی تو بازار میں ایسے دکاندار کو تلاش کرتے جو انھیں پہچانتا نہ ہوتا۔ وہ اسی سے سودا لیتے۔ انھیں یہ پسند نہ تھا کہ کوئی دکاندار ان کو خلیفہ ہونے کی وجہ سے رعایت دے۔

عیش و آرام کے تمام اسباب حضرت علیؓ کے قدموں میں تھے مگر وہ ان سے ہمیشہ دور رہے۔ اپنی خلافت کے زمانے میں انھوں نے امانت داری کا پورا خیال رکھا۔ بیت المال میں جتنا مال آتا، وہ سب تقسیم کر دیتے۔ اس تقسیم میں وہ

اپنے کسی رشتے دار یا عزیز کو کبھی ترجیح نہ دیتے تھے۔

خلفائے راشدین نے حضورؐ کی ہدایتوں، نصیحتوں اور شریعت کے احکامات کے مطابق حکومت کے کام انجام دیے۔
ان کا طرزِ حکومت آج بھی پوری دنیا کے لیے عمدہ نمونہ ہے۔

معانی و اشارات

لفظ	معنی	English
خلفائے راشدین	اسلامی حکومت کے چار ابتدائی خلیفہ	The first four specially guided Caliphs
راشدین	راشد کی جمع، ہدایت پانے والے	Guided
مسکین	غریب	Poor
شجاعت	بہادری	Bravery
امیر المومنین	مسلمانوں کے امیر مراد خلیفہ	Caliph
پرہیزگاری	گناہوں سے بچنا	Abstinence
حق پرستی	سچائی کو ماننا	Truthfulness
عدل	انصاف	Justice
با اختیار	اختیار والا	Having authority
ذوالنورین	دو نور والا	Possessor of two lights
غنی	سخی، خدا کی راہ میں دینے والا	Generous
شعار	عادت، طریقہ	Habit
قرأت	مراد قرآن پڑھنے کا طریقہ	Way of recitation of Quran
خطیب	مقرر	Orator
سائل	سوال کرنے والا، ضرورت مند	Needy
ترجیح	برتری، پسند	Preference
شریعت	اسلامی قانون	Islamic laws

مشق

سبق کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

کوشش کرکے دیکھیے۔ Try it

سبق کی مدد سے درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔ **Complete the following table.**

	خلفائے راشدین	اصل نام	لقب	خوبیاں
۱۔				
۲۔				
۳۔				
۴۔				

ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ مکے سے ہجرت کے دوران حضورؐ نے اپنے سفر کا ساتھی کسے بنایا؟

۲۔ حضرت ابوبکرؓ نے راہِ خدا میں اپنا کتنا مال دیا تھا؟

۳۔ حضرت عمرؓ کس بات کے لیے مشہور تھے؟

۴۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کس لیے مشہور ہے؟

۵۔ حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

۶۔ حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

۷۔ حضرت علیؓ کتنے برس کی عمر میں ایمان لائے؟

۸۔ حضرت علیؓ بازار میں کس دکان سے چیزیں خریدتے تھے؟

مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ خلیفہ بننے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کس طرح سے زندگی گزارتے تھے؟

۲۔ خلافت کے زمانے میں حضرت عمرؓ کا کیا معمول تھا؟

۳۔ حضرت عثمانؓ کی خوبیاں بیان کیجیے۔

۴۔ حضرت علیؓ کن اوصاف کے مالک تھے؟

تلاش و جستجو Search

درج ذیل بیانات کے لیے سبق سے ایک لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

Write one word for the following phrases.

۱۔ اسلامی حکومت کا حکمراں ....

۲۔ حضورؐ کا مکے سے مدینے کا سفر ....

۳۔ بہت سخاوت کرنے والا ....

۴۔ قرآن مجید کی تلاوت ....

۵۔ مانگنے یا سوال کرنے والا ....

۶۔ امانت کا خیال رکھنے والا ....

ذرا غور کیجیے۔ Think carefully

حضورؐ سے رشتے کی بنیاد پر ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

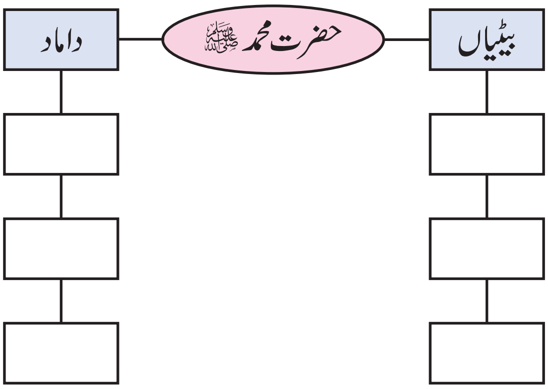

بادشاہوں یا موجودہ دور کے حکمرانوں اور خلفائے راشدین کی زندگی میں پائے جانے والے فرق کو اپنی معلومات کی روشنی میں بیان کیجیے۔

Write about the differences you know between the lives of kings and the caliphs.

کوشش کر کے دیکھیے۔ Try it

کس نے کس سے کہا؟

Who said to whom?

۱۔ ”تم نے بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟“

۲۔ ”گھر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔“

۳۔ ”آؤ، آج رات ان تاجروں کے مال کی حفاظت کے لیے پہرہ دیں۔“

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

مختلف اخبارات کے تعلیمی صفحات سے خبریں اور دیگر معلومات حاصل کیجیے۔

اضافی مطالعہ

پلاسٹک: ماحول کے لیے خطرہ

پلاسٹک ایک پیٹرو کیمیکل شے ہے۔ اس مصنوعی شے کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ پلاسٹک کی عام تھیلیوں، گھریلو سامان، کھلونے، بجلی کے آلات، دروازوں، کھڑکیوں، میز، کرسیوں وغیرہ میں پلاسٹک ایک اہم جز ہے۔

پلاسٹک کی تھیلیاں عالمی بازار میں ۱۹۸۰ء کی دہائی کے آغاز میں آئی ہیں۔ آج کل اس کا استعمال بہت عام ہے۔ رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں میں سرخ، زرد، سبز اور سیاہ رنگ بہت عام ہیں۔ ان رنگوں میں زہریلے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ زیادہ تر رنگین تھیلیوں سے رنگ اُترنے لگتا ہے جو اس تھیلی میں رکھی غذائی اشیا کو متاثر کرتا ہے۔ ایسی غذائی اشیا جسم میں ان خطرناک کیمیائی اجزا کو بھی پہنچا دیتی ہیں جس سے مختلف اقسام کے امراض ہوتے ہیں۔

سرخ، زرد اور سیاہ تھیلیاں سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں کیونکہ ان میں کیمیائی اجزا کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ اجزا الرجی کا سبب بنتے ہیں۔ انسانی جلد، آنکھ اور سانس کی نلی کو متاثر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کینسر جیسے خطرناک مرض کی وجہ بھی بن سکتے ہیں۔

رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں کی وجہ سے کئی جلدی امراض ہوتے ہیں۔ رنگ کے کیمیائی اجزا سانس کی نالی کو بھی متاثر کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ پالی تھین کاربنی مرکب ہونے کی وجہ سے صحت کو متاثر کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم پلاسٹک کی رنگین تھیلیوں کا استعمال ترک کر دیں اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

سوالات :

۱۔ رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں کے مضر اثرات کیا ہیں؟

۲۔ پلاسٹک کے بڑھتے ہوئے استعمال پر رائے دیجیے۔

۳۔ انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس پر دستیاب سائنسی مواد حاصل کر کے پڑھیے۔

آیئے زبان سیکھیں
(Learning Language)

اعادہ

۱۔ میرے پاس مال و دولت کی کثرت تھی۔

۲۔ ایک قافلہ مسجد کے باہر آ کر رکا۔

۳۔ کنواں ایک یہودی کے قبضے میں تھا۔

۴۔ کوئی سائل ان کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا۔

آپ جانتے ہیں کہ خط کشیدہ الفاظ کو **اسم (Noun)** کہتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ وہ معمولی کھانا کھاتے تھے۔

ان جملوں میں الفاظ زندگی، کھانا بھی اسم ہیں۔ ان اسموں سے پہلے آنے والے الفاظ یعنی 'سادہ، معمولی' اسم کی خصوصیت بتاتے ہیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم کی خصوصیات بتانے والے لفظ/الفاظ کو **صفت (Adjective)** کہا جاتا ہے۔

❂ **ذیل کے جملوں سے اسم اور صفت الگ کر کے لکھیے۔**

۱۔ وہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے۔

۲۔ وہاں میٹھے پانی کی کمی تھی۔

۳۔ وہ اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔

❂ **اسمِ عام اور اسمِ خاص کی مثالیں لکھیے۔**

NA9NBJ